نمبر ۴۳ | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵- اکتوبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی اسہال کی شکایت ہے۔ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے ؛

مقامی تعلیم گاہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ گرلز سکول اور جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۷ر اکتوبر کو کھل گئے ہیں ؛

۵- اکتوبر مولوی عبد الغفور صاحب ایبٹ آباد سے۔ اور حافظ محمد عمر صاحب ڈلہوزی سے واپس آ گئے ؛

۵ر اکتوبر- ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل سمبڑیالوی کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں بہت سے اصحاب مدعو کئے گئے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام کانفرنس اتحاد مذاہب شکاگو میں پڑھا گیا

جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا شکاگو میں شاندار استقبال اور شبانہ روز مصروفیت

بیرونی ممالک کی تازہ ڈاک سے صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ اسلام کا شکاگو سے ۱۲ر اگست کا لکھا ہوا، جو مختصر خط موصول ہوا ہے۔ اور جس میں انہوں نے تفصیلی حالات بعد میں بھیجنے کی اطلاع دی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کانفرنس اتحاد مذاہب شکاگو کے منتظمین کی درخواست پر جو پیغام بذریعہ تار بھیجا تھا۔ وہ صوفی صاحب موصوف نے بحیثیت نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کانفرنس میں ۲۷ر اگست پڑھ کر سُنایا۔ اس پیغام کا سامعین پر خاص اثر ہوا۔ اور بہت لوگوں نے صوفی صاحب موصوف سے کہا۔ کہ یہ سب سے اعلےٰ مضمون ہے ؛

جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق لنڈن سے تھوڑے عرصہ کے لئے کینیڈا تشریف لے جانے کی خبر اخبار میں شائع کی گئی تھی۔ کینیڈا میں آپ کی مصروفیتوں کے متعلق سوائے ایک اخبار کے کٹنگ کے اور کوئی اطلاع تاحال موصول نہیں ہوئی (اس کٹنگ کا ترجمہ اگلے پرچہ میں درج کیا جائے گا۔ انشاء اللہ) البتہ جناب چوہدری صاحب موصوف کے شکاگو تشریف لے جانے کے متعلق

مختصر سی اطلاع جو صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کے مذکورہ بالا خط میں درج ہے۔ وہ یہ ہے
جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب ۲۹ اگست کو شکاگو خیر و عافیت سے پہنچ گئے۔ سٹیشن پر گور
کالے نومسلمین۔ عرب اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے غیر مسلم احباب کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ جن میں کالجوں
کے پروفیسر۔ وکلاء۔ اخبارات کے نمائندے شامل تھے۔ اور لفضلِ خدا شاندار استقبال ہوا:۔
آج بوقت شام شکاگو کے کالے لوگوں کے مشن میں جناب چودھری صاحب تقریر فرمائیں گے کل
رات کو West Fellowship of Faiths. میں تقریر فرمائیں گے:۔
آئندہ منگل کو مقامی Bar Association. میں تقریر فرمائیں گے۔
Bar association. میں چودھری صاحب ہندوستان کے آئندہ دستور حکومت پر
تقریر کریں گے۔ اس کے علاوہ شبانہ روز ملاقاتوں کی کثرت ہے:۔

...ریکارڈ ارشاد

اخبار "فاروق" کے متعلق

میں نے چند دن ہوئے۔ "فاروق" کے متعلق ایک اعلان شائع کیا تھا۔ اگر اس اعلان کی اشاعت سے پہلے پہلے میر صاحب کی طرف سے اظہارِ ندامت کی تحریر مجھے مل جاتی۔ تو میں اُس اعلان کو رکوا دیتا لیکن ایک غلط فہمی کی وجہ سے یہ تحریر اعلان کے بعد مجھے ملی۔ میں ان کے اظہارِ ندامت کو صحیح اور واقعی سمجھ کر قبول کرتا ہوں۔ اور الفضل مورخہ ۲۶ ستمبر میں جو اعلان "فاروق" کے متعلق ہوا ہے۔ اُسے منسوخ کرتا ہوں۔ میر قاسم علی صاحب ایک صحابی ہونے کی حیثیت سے۔ اور ایک پُرانے کارکن ہونے کی حیثیت سے جہاں اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ اُن کا مناسب احترام کیا جائے وہاں انہی دونوں وجوہ سے اُن پر زیادہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ وُہ آئندہ اپنے اخبار کو ایسے نوٹوں سے محفوظ رکھیں گے۔ جو نظامِ سلسلہ میں خلل کا موجب ہوں یا فتنہ پرداز لوگوں کے لئے آلۂ کار بن جائیں مجھے یقین ہے۔ کہ جو قابلِ اعتراض نوٹ "فاروق" میں شائع ہوا ہے۔ وُہ کسی بدنیتی کی وجہ سے نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ جماعتی نظام کی ترقی یا تباہی خالی نیتوں پر نہیں۔ بلکہ بہت کچھ اعمال کی نوعیت پر بھی مبنی ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ وُہ اعلان کرنا پڑا تھا۔ اور اب اُن کے اظہارِ ندامت پر میں خوشی سے اسے منسوخ کرتا ہوں:۔

خاکسار میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح۔

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

یوم التبلیغ کے متعلق یہ تحریک کرتے ہوئے کہ ہر احمدی مرد اور عورت سوائے کسی خاص معذوری کے اس دن تبلیغ احمدیت کا فرض خصوصیت سے ادا کرے۔ اور سارا دن اس مقدس کام کے لئے وقف کرے۔ ہم احمدی احباب و خواتین کی توجہ تبلیغ سے متعلق ان ہدایات کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر فرمائیں۔ جنہیں ہم ایک گزشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔ اور اب پھر مزید توجہ دلانے کے لئے خلاصۃً درج ذیل کرتے ہیں:۔

(۱) گالیاں کھا کر صبر کرنا چاہیئے۔ (۲) چاہیئے کہ بڑی نرمی اور خوش خُلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جائیں۔ (۳) بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے۔ اور ہمارے دعوے سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جائے۔ تو امید ہے۔ کہ سمجھ جائیں گے۔ (۴) جلسوں کی ضرورت نہیں۔ نہ بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس طرح فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کئے جائیں۔ جلسوں میں تو ہار جیت کا خیال ہو جاتا ہے (۵) چاہیئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں۔ اور رفتہ رفتہ موقعہ پا کر اپنا قصہ سنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں:۔

پس احباب کو یوم التبلیغ مناتے ہوئے ان زریں ہدایات پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کا ضروری اعلان

ماہواری رپورٹ میں سکرٹریانِ تبلیغ جہاں جماعت انصار اللہ کی دیگر تبلیغی مساعی کا ذکر کریں۔ وہاں اس کی طرف سے تبلیغ بذریعہ اشاعت کے متعلق رپورٹ نظر انداز نہ کر دیا کریں۔ اور کسی جماعت کی طرف سے جو تبلیغی اشتہار یا دو ورقہ یا پمفلٹ یا رسالہ کی اشاعت کی جائے اس کا نمونہ نظارت کو بھیجکر تعداد اشاعت سے بھی اطلاع دی جایا کرے:۔

نظارت کی طرف سے ماہ ستمبر کا دو ورقہ ۳ شائع ہو چکا ہے۔ انصار اللہ کی تعداد کی نسبت سے ہر جماعت کو ایک معین تعداد میں یہ دو ورقہ بھیجا جائے گا۔ جو جماعت زیادہ تعداد میں اسکی اشاعت اپنے علاقہ میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ وُہ مجھے اطلاع دے۔ کیونکہ میں نے اس کا پتھر رکوا لیا ہُوا ہے نیز اپنے شہر یا علاقہ کے خاص ذی اثر سمجھدار غیر احمدیوں کے نام و پتہ سے اطلاع دیں۔ تا نظارت براہ راست ان کو ہر مہینے یہ تبلیغی دو ورقہ بھیجا کرے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

لال حسین اختر کا مناظرہ سے فرار

پونچھ۔ ۴۔ اکتوبر۔ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ پونچھ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ لال حسین اختر نے سلوا (مینڈر) کی جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اور ۲ اکتوبر کو مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ کے ساتھ مناظرہ کرنا منظور کر لیا۔ جو کہ ایک دن پہلے ہی دھرم سال پہنچ گئے۔ مناظرہ کے شرائط تین سو آدمیوں کے مجمع کے کھلے اجلاس میں طے کئے گئے۔ لیکن لال حسین اپنی ناقابلیت کی وجہ سے مناظرہ نہ کر سکا۔ اور جلسہ گاہ سے فرار کر گیا:۔

صرف بیس منٹ روزانہ خدمتِ دین کیلئے

جلسہ سالانہ بفضلِ خدا بہت قریب آگیا ہے۔ اس لئے احمدی مستورات کو سالانہ جلسہ پر جو نمائش مستورات کی دستکاری کی ہوتی ہے۔ اور جس کا منافعہ ترقیٔ اسلام کے لئے وقف ہے۔ اس کے لئے آج سے بیس منٹ روزانہ خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دیجئے:۔

وُہ اشیاء جو کہ بہت جلد منافعہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔ بہنیں اس قسم کی چیزیں بنائیں:۔

دوپٹے کاڑھے ہوئے۔ غلاف تکیہ۔ بنیان و جراب بچہ۔ قمیص کاڑھی ہوئی۔ ازار بند سوتی و ریشمی۔ فراک بچوں کے لئے۔ قیمت کا فیصلہ کرنا منتظمہ نمائش کا حق ہے۔ بہنوں کو صرف لاگت بتانی چاہیئے۔ اس پتہ پر چیزیں روانہ کی جائیں۔ منتظمہ نمائش دستکاری مستورات احمدیہ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

جماعت احمدیہ کا یوم التبلیغ اور اخبار "زمیندار"

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کیلئے دوستانہ مذہبی تبادلۂ خیالات کی ضرورت

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" جماعت احمدیہ کے خلاف بے جا دُشمنی اور عداوت۔ بغض و تعصب اور حسد و کینہ میں اس حد تک بڑھ چکا ہے۔ کہ کسی موقعہ پر بھی وُہ معقولیت و شرافت کے مقتضیات کو ملحوظ رکھنا ضروری نہیں سمجھتا۔ اور ہر لمحہ سب و شتم۔ فتنہ و شرارت۔ غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں میں مصروف رہتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے یوم التبلیغ کے خلاف بھی وُہ حسب معمول اپنے اسی رویہ کا اظہار کر رہا۔ اور اپنے ترکش کے بوسیدہ و زنگ آلود تیر برسا رہا ہے۔

یوم التبلیغ کی غرض

ہم نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ سے جماعت احمدیہ کی قطعاً یہ غرض نہیں ہے کہ باہمی جھگڑوں اور کشمکش کو بڑھایا جائے۔ مذہبی مجادلوں اور مناظروں کا دروازہ کھولا جائے۔ اور آپس میں تو تو میں میں کر کے بدمزگی پیدا کی جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے اعمال و عقائد کے متعلق لوگوں میں ناواقفیت کی وجہ سے یا غلط باتیں سُننے کے باعث جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اور جو بعض اوقات افسوسناک نزاع اور جھگڑے پیدا کر دیتی ہیں۔ ان کو نہایت محبت اور اخلاص سے دوستانہ تبادلۂ خیالات کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس طرح مسلمانوں میں وُہ اتحاد و اتفاق پیدا کیا جائے۔ جسے خدا تعالےٰ نے ان کے لئے بہت بڑی نعمت قرار دیا۔ اور جسے ان کی دینی و دُنیوی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھیرایا ہے۔

مسلمانوں کی کامیابی کا ذریعہ

خدا تعالےٰ قرآن کریم میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ یعنی اے وُہ لوگو۔ جو ایمان لانے کا دعوےٰ کرتے ہو۔ صرف اس دعوے کو ہی کافی نہ سمجھ لو۔ بلکہ اپنے اعمال سے اس کا ثبوت بھی پیش کرو۔ اور وُہ اس طرح کہ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ ہر وقت اللہ کا خوف تمہارے دل پر طاری رہے۔ حتےٰ کہ جب تم پر موت آئے۔ تو تم خدا تعالےٰ کے پورے پورے فرمانبردار ہو۔

یہ بات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق فرمایا:- واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ کہ حبل اللہ کو تمام کے تمام اکٹھے ہو کر پکڑ لو۔ اور آپس میں کسی قسم کا تفرقہ نہ رہنے دو۔

ہر مسلمان کا فرض

اب ہر وہ شخص جو یہ دعوےٰ رکھتا ہے۔ کہ وُہ "تاجدار یثرب و بطحا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت" میں سے ہے۔ اور جو تسلیم کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ دُنیا کو ہدایت و رشد کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کے لئے اپنا کامل صحیفہ قرآن کریم کی شکل میں عطا کیا۔ اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ امت اسلامیہ میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور جنہوں نے اسے قعر مذلت میں گرا رکھا۔ اور ہر قسم کی نکبت و ادبار کو اس پر مسلط کر دیا ہے۔ ان کو دور کرنے اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی مصداق بنانے کی کوشش کرے۔

جماعت احمدیہ کی جدوجہد

اس فرض کی ادائگی کے لئے جب جماعت احمدیہ اپنے آپ کو وقف کر دیتی ہے۔ اور اس بارے میں جدوجہد شروع کرتی ہے تو کسی مسلمان کہلانے والے کے لئے قطعاً یہ جائز نہیں ہے۔ کہ از راہ فتنہ و فساد اس کے رستہ میں حائل ہونے کی کوشش کرے بدزبانیوں اور افترا پردازیوں کا جھاڑ باندھ دے۔ اور اپنا سارا زور اس بات پر صرف کر دے۔ کہ "مسلمانوں کی حمیت دینی کا عصائے موسوی ان کی سرکوبی کے لئے اٹھا لیا جائے"۔

معقولیت کا تقاضا

اگر کسی کے نزدیک مسلمانوں کا تفرقہ و انشقاق دُور کرنے اور انہیں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی طرف توجہ دلانے میں جماعت احمدیہ کی جدوجہد صحیح بنیادوں پر قائم نہیں۔ تو اس سے معقولیت یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ اس بارے میں جماعت احمدیہ کو محبت اور آشتی سے سیدھا رستہ دکھانے کی کوشش کرے ٹھنڈے دل سے اس کے خیالات سُنے۔ اور اپنے سُنائے بخلوص نیت اس سے اسکے عقائد کی صداقت کے دلائل معلوم کرے اور معقولیت کے ساتھ اپنے عقائد کی صداقت اس پر واضح کرے۔ نہ کہ لٹھ لے کر کھڑا ہو جائے۔ اور دُوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کے لئے جھوٹ و افترا کذب و زور کے ذریعہ مشتعل کرے۔

"زمیندار" کا رویہ

مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ "زمیندار" نے یہی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹے اور بے بنیاد اتہامات کا طومار پیش کرتا ہوا فخریہ انداز میں لکھتا ہے:-

"غیور اور باحمیت مسلمان ایسے دریدہ دہنوں اور فریب کاروں کو جواب دینے کے طریق سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ اور اس گئی گزری حالت میں بھی جبکہ دُنیوی اقتدار کی حیثیت سے وُہ کمزور۔ اور بے دست و پا ہو رہے ہیں۔ ایسے فتنوں کا قرار واقعی انسداد کرنے کی ہمت رکھتے ہیں" (زمیندار ۳- اکتوبر)

کاش "زمیندار" مسلمانوں کی اس "گئی گزری حالت" اور ان کے "کمزور و بے دست و پا" ہونے پر ہی جس کا خود اسے اعتراف ہے۔ رحم کرتا۔ اور ان کے سامنے کوئی ایسا طریق عمل پیش کرتا۔ جو ان کی بے دست و پائی کو دُور کر سکتا۔ لیکن اس کی بجائے وُہ انہیں آپس میں دست و گریبان ہونے کی تلقین کرتا ہے۔

مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا مظاہرہ

اس طرح در اصل "زمیندار" مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا شرمناک مظاہرہ کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہنچانا چاہتا ہے کہ مسلمان نہ صرف "دُنیوی اقتدار کی حیثیت سے کمزور۔ اور بے دست و پا ہو چکے ہیں" بلکہ اخلاقی حیثیت سے بھی نہایت ہی ادنےٰ حالت کو پہونچ گئے ہیں۔ کیونکہ وُہ گئی گزری حالت میں ہوتے ہوئے اپنی حالت کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اسے اور زیادہ خراب بنانے میں مصروف ہیں۔ غیروں کے مقابلہ میں تو وُہ نہ دُنیوی اقتدار کی حیثیت سے اور نہ دینی صداقت کے لحاظ سے

کھڑے ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ البتہ آپس میں جنگ و جدال لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد جاری رکھنے کے بڑے شوقین ہیں وُہ نہ تو معقولیت کے ساتھ آپس کی کوئی بات سُن سکتے ہیں۔ اور نہ سُنا سکتے ہیں۔ اور انتہا یہ کہ جہاں وُہ بخوشی یہ برداشت کر سکتے ہیں۔ کہ دُنیا سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کی کوشش کرنے والے عیسائی اور آریہ جس قدر چاہیں مسلمانوں کو مُسلمان کہلانے سے برگشتہ کر کے دُشمنانِ اسلام کے زمرہ میں داخل کرلیں۔ اور اس مقصد کے لئے جس قسم کی چاہیں سرگرمیاں اختیار کریں۔ وہاں وُہ ہرگز یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام پر پختہ بنانے اور دُشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرنے کی کوئی کوشش کی جائے۔

"زمیندار" غیر مسلموں کے مقابلہ میں

"زمیندار" اور اس کے ہم نوا لوگ جماعت احمدیہ پر خواہ کس قدر الزامات لگائیں۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلام کی دعویدار ہے۔ اور تبلیغ اسلام کو اس دُنیا میں اپنا اہم ترین مقصد قرار دیتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں وُہ یہ بھی جانتے ہیں کہ "عیسائیوں۔ آریوں۔ یہودیوں۔ اور دُوسرے غیر مسلموں" کی انتہائی کوششیں یہ ہیں۔ کہ وُہ مسلمان کہلانے والوں میں سے کسی کو مُسلمان نہ رہنے دیں۔ اور تمام کے تمام کو عیسائی۔ آریہ۔ یہودی وغیرہ بنالیں۔ اس کے لئے وُہ ہر قسم کی جدوجہد بھی کر رہے ہیں۔ اور روزانہ اخبارات میں مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں کو غیر مسلم بنانے کی خبریں بڑے فخر کے ساتھ شائع کرتے رہتے ہیں۔ لیکن کیا "زمیندار" نے کبھی اسی جوش و خروش کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو تحریک کی جس جوش کے ساتھ وُہ جماعت احمدیہ کے یوم التبلیغ کے خلاف شور مچا رہا ہے۔ کیا کبھی اس نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ "غیور اور باحمیت مسلمان ایسے دریدہ دہنوں اور فریب کاروں کو جواب دینے کے طریق سے پوری طرح آگاہ ہیں" اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ "زمیندار" یہ تو گوارا کر سکتا ہے۔ کہ عیسائی۔ آریہ اور دوسرے غیر مسلم مسلمانوں کو اسلام سے کلیتۂ منقطع کر کے اپنے ساتھ شامل کرلیں۔ اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف اپنی تباہ کُن سرگرمیوں میں معین و مددگار بنالیں لیکن اسے یہ گوارا نہیں۔ کہ مسلمانوں کو اسلام کی صحیح اور درست تعلیم پر پختہ کرنے اور مخالفین اسلام کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونے کے قابل بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کوشش کرے۔

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور "زمیندار"

آج "زمیندار" کو اپنی کور چشمی اور حسد و عداوت میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے جماعت احمدیہ عیسائیوں۔ آریوں اور دوسرے تمام غیر مسلموں سے بڑھ کر اسلام کی دشمن نظر آ رہی ہے۔ اور وُہ اسلامی غیرت، حمیت کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں عیسائیوں اور آریوں وغیرہ سے یہ کہہ کر متحد ہو رہا ہے۔ کہ "تاویانیت کے مقابلہ میں ہندو، مسلم اور عیسائی کا سوال فضول ہے۔ پہلے رُوح کو اور روحانیت کو موت سے بچاؤ۔ اس کے بعد فیصلہ کر لینا کہ اس کی نشوونما کے لئے کونسا طریقہ بہتر ہے۔" لیکن جب علاقہ ملکانہ میں آریوں نے مسلمانوں کو مرتد کر کے آریہ بنانے کا فتنہ اٹھایا تو اس وقت "زمیندار" کو جماعت احمدیہ کی اسلامی اور دینی خدمات کی قدر معلوم ہوئی۔ اور اس کے صفحات میں احمدی مبلغین کی جدوجہد کا بڑے فخر کے ساتھ ذکر کیا جاتا تھا تاکہ تمام دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں احمدی مبلغوں کے ایثار اور قربانی کا ذکر اور ان کی مساعی جمیلہ کے نتائج بطور مثال پیش کئے جاتے تھے۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

اب اگر "زمیندار" کی آنکھوں پر تعصب اور عداوت کا پردہ پڑ گیا ہے۔ تو اس وجہ سے جماعت احمدیہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو روک نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے مدنظر جہاں مسلمانوں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے واقف کر کے پختہ مسلمان بنانا ہے۔ وہاں دُنیا میں اور دُنیا کی تمام اقوام میں اشاعت اسلام کے لئے مجاہدین اور فدا کار تیار کرنا بھی ہے۔ اور اس طرح غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

مُسلمانوں سے گزارش

اسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا دین اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُنیا کا کامل ہادی و راہ نما یقین کرنے والے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنے اندر وسعت حوصلہ پیدا کریں۔ اور ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہیں۔ کہ حق و صداقت کی جو بات جہاں سے بھی انہیں معلوم ہو گی۔ اسے قبول کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ضد۔ اور تعصب کے باعث وہ دوستانہ رنگ میں تبادلہ خیالات نہ کرنے۔ اور تحقیق حق سے جی چُرانے پر نہ صرف روحانیت مردہ ہو جاتی۔ اور قلب پر زنگ لگ جاتا ہے۔ بلکہ انتہا درجہ کی بزدلی اور کمزوری بھی پیدا ہو جاتی ہے جس کا انجام ہر قسم کی ناکامی و نامرادی ہوتا ہے۔ پس ہر ایک مسلمان سے ہماری یہ مخلصانہ گزارش ہے۔ کہ وُہ نہ صرف اس وقت جبکہ ان کی خدمت میں کوئی احمدی مذہبی تبادلۂ خیالات کے لئے حاضر ہو۔ محبت و الفت سے اس کی باتیں سُنے۔ اور اپنی اسے سنائے۔ پھر جو بات معقول معلوم ہو۔ اسے قبول کرنے میں جرأت سے کام لے۔ بلکہ اس قسم کے مواقع خود پیدا کر کے تبادلۂ خیالات کیا کرے۔

دینی تبادلۂ خیالات کے فوائد

اس طرح دین کے متعلق واقفیت بڑھتی ہے۔ علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اپنے عقائد کی کمزوری معلوم ہو کر اصلاح کا موقعہ ملتا ہے۔ اور پھر عقائد کی صحت پر یقین حاصل ہونے اور اعمال بجالانے پر رُوحانی ترقی ہوتی ہے۔ پس جہاں اپنا بہت سا وقت دُنیا کے دھندوں میں صرف کیا جاتا ہے۔ وہاں کچھ نہ کچھ وقت دین کے متعلق واقفیت پیدا کرنے اور اپنی واقفیت میں اضافہ کرنے میں بھی صرف ہونا چاہیئے۔ کیا یہ حیرت کا مقام نہیں ہے۔ کہ دُنیا جو چند روزہ ہے۔ اس کے لئے تو انسان نہ دن دیکھے۔ نہ رات۔ نہ تکلیف کی پرواہ کرے۔ نہ دکھ کی۔ اور ہر وقت اس میں منہمک رہے لیکن دین جو ہمیشہ کی زندگی میں کام آنے والی چیز ہے۔ اس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ اس کے لئے جدوجہد اور تحقیق و تدقیق کرنا تضیع اوقات سمجھے۔ حتیٰ کہ جب کوئی اس طرف متوجہ کرے۔ تب بھی دین کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اپنے پاس چل کر آنے والے کی عام بات نہ سُننا اور اخلاق سے پیش نہ آنا تو اخلاقی لحاظ سے بھی نہایت معیوب امر ہے۔ چہ جائیکہ دین کی باتیں سنانے کے لئے جب کوئی آئے۔ تو اس سے کج خلقی برتی جائے۔

امید ہے کہ مُسلمان جماعت احمدیہ کے یوم التبلیغ کو قدر و اہمیت کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور اس دن یعنی ۲۲ اکتوبر کو دُوسری مصروفیتوں سے بچا کر محض دینی گفتگو کے لئے وقف کریں گے۔

ایک اشتعال انگیز تصویر کی ضبطی اور ہندو

چند دن ہوئے حکومت پنجاب نے پنجاب پکچر ز مینوفیکچرنگ کمپنی لاہور کی ایک تصویر "سری گورو نانک دیو جی مکہ میں" کو ضبط کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس میں بابا نانک کو خانہ کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سوئے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اور یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ان کے پاؤں جدھر کر دیئے جاتے۔ ادھر ہی خانہ کعبہ حرکت کر کے ہو جاتا۔ چونکہ یہ تصویر مسلمانوں کے لئے جو کعبہ کو بیت اللہ یقین کرتے ہیں۔ نہایت ہی اشتعال انگیز تھی۔ اس لئے انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور حکومت نے اسے ضبط کر لیا۔ اب ہندو اور سکھ اخبار یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ چونکہ اس تصویر میں ایک ایسا نظارہ دکھایا گیا تھا جس کا ذکر سکھوں کی ایک مذہبی کتاب جنم ساکھی میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مذہب میں مداخلت ہے۔

سکھوں کو تو ہم اس بارے میں معذور سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں کی مقدس مذہبی کتاب میں یہ لکھا ہو۔ کہ بابا نانک جدھر پاؤں کرتے ادھر ہی کعبہ جو ایک مقدس مقام ہے۔ گھوم جاتا۔ اور جو اسے صحیح و درست تسلیم کرتے ہیں انہیں کیا کہا جائے۔ البتہ ہندوؤں سے گزارش ہے۔ کہ ان کی مذہبی کتب میں ان کے بزرگوں۔ رشیوں اور منیوں کے متعلق جو واقعات درج ہیں کیا وُہ انہیں تصویری رنگ میں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ کیوں خود ہندوؤں کی شائع کردہ ان تصاویر کے خلاف شور مچاتے اور انہیں بند کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جن میں کرشن جی کو ننگی عورتوں کے جھگڑے میں دکھایا گیا ہے۔ اگر وُہ اس قسم کی تصاویر کو جو خود... عقیدت مند ہندوؤں نے شائع کی ہیں۔ گوارا نہیں کر سکتے۔ تو وُہ یہ کس طرح خیال کر سکتے ہیں۔ کہ بالکل غلط اور خلافِ عقل قصوں کی بناء پر شعائر اللہ میں سے سب سے بڑے شعار کی غیر مسلموں کے ہاتھوں تحقیر گوارا کر لیں گے۔

احمدیت کے خلاف "سیاست" کا سلسلہ مضامین

(۹)

سیّد حبیب صاحب کی پانچویں دلیل کی حقیقت

سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (نعوذ باللہ) جھوٹے ہونے کی پانچویں دلیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کے ان دعاوی پر نظر دوڑائیے۔ جن کو میں نے قسط پنجم میں جمع کر دیا ہے۔ ان میں ایک دعوے الوہیت کا بھی ہے۔ یعنی آپ کو خود خدا ہونے کا دعوے ہے۔ . . . . میری سمجھ کے مطابق قرآن پاک کی تعلیم ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ استعارہ وکنایہ کے طور پر بھی کسی مخلوق کو خالق تسلیم کیا جائے . . . . پس مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے مجھے اس لئے بھی انکار ہے۔ کہ ان کے دعاوی میں الوہیت کا دعوے موجود ہے" ؛

گو میں اس موضوع پر اس سے پیشتر کافی بحث کر چکا ہوں اور جسے دوہرا کر ناظرین کے لئے ملول خاطر کا باعث نہیں بننا چاہتا لیکن چونکہ سید صاحب نے اپنے مضمون کے اس حصہ کو بار بار دُہرا کر بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر مزید روشنی ڈالی جائے ؛

کشف سے مراد

جیسا کہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے۔ سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف سے آپ کے متعلق دعوئے خدائی کا استدلال کر کے اسے قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف قرار دیا۔ گر میں اپنے مضمون کی قسط چہارم میں اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے قرآن مجید کی بعض آیات درج کر چکا ہوں۔ جن میں صریح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل کو خدا کا فعل اور حضور کے اعضاء کو خدا تعالےٰ کے اعضا قرار دیا گیا ہے۔ اور بخاری شریف کی اس حدیث قدسی کا بھی جس میں نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی کا حصول بیان ہوا ہے یہی مضمون ہے۔ اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ دعاوی حقیقت پر مبنی نہیں۔ اور نہ ہی حدیث قدسی کا یہ مطلب ہے۔ کہ نوافل گزار بندہ حقیقتاً سراپا خدا بن جاتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کو حقیقت پر مبنی قرار دینے کے لئے کیوں اتنا زور صرف کیا جارہا ہے؟ اگر ان تمام دعاوی کی تاویل یہی ہے۔ کہ یہ مقام فنا کی تفسیر اور بطور مجاز و استعارہ ہیں۔ اور اس کے سوا اور کوئی تاویل ممکن ہی نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کی یہ تاویل کرنے میں سید صاحب کو جائز طور پر کیا عذر ہو سکتا ہے؟ خصوصاً جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالتصریح اپنے اس کشف سے محبت الٰہی کا اعلیٰ مقام یعنے مقام فنا کا رتبہ مراد لیا ہے ؛

کشف کی تشریح

چنانچہ حضور اپنی تصنیف کتاب البریہ صفحہ ۸۵ میں اس کشف کو بیان کرنے سے قبل تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس میں کیا شک ہے۔ کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے۔ تو جب وہ محبت کمال کو پہنچتی ہے۔ تو محب کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی روح اور اس کے محبوب کی روح ایک ہو گئی ہے۔ اور فنا نظری کے مقام میں بسا اوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔"

نیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ میں اسی کشف کو بیان کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔

"واعنی بعین اللہ رجوع الظل الیٰ اصلہ وغیبوبتہ فیہ کما یجری مثل ھٰذہ الحالات فی بعض الاوقات علی المحبین"

کہ کشف میں اپنے آپ کو عین اللہ دیکھنے سے میری مراد اس حالت سے ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے والوں پر بعض اوقات طاری ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی ہستی میں فنا کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ سایہ اپنے اصل کی طرف لوٹے۔ اور اس میں گم ہو جائے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیفات میں جہاں بھی اس کشف کا ذکر کیا ہے وہاں اس کی اس قدر وضاحت فرما دی ہے۔ کہ ایک حق جو طبیعت کے لئے اس سے زیادہ وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ لیکن باوجود اس کے معترضین کا تشریح کو نظر انداز کر کے اسے قابل اعتراض ٹھہرانا ان کی بدنیتی کا بین ثبوت ہے۔ اور سید صاحب بیچارے تو خوشہ چین ہیں۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ دوسروں کی نقل ہے۔ اس لئے وہ اس بارے میں ایک حد تک معذور ہیں ؛

کشف کی تشریحات اور اسلام

اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا تشریحات کے پیش نظر یہ کشف جیسا کہ سید صاحب کا خیال ہے تعلیم اسلام کے خلاف ہے؟ اس سوال پر غور کرنے کے لئے میں ذیل میں چند بزرگان امت اور علماء کی شہادتیں پیش کرتا ہوں۔ جن میں انہوں نے قرآن مجید کی محولہ بالا آیات اور حدیث قدسی کی وہی تفسیر اور تشریح بیان کی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس کشف کا مطلب بیان فرماتے ہوئے کی ہے۔ امید ہے یہ شہادتیں ناظرین کے لئے اس سوال پر غور کرتے ہوئے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں ممد و معاون ہونگی ؛

روح البیان کی شہادت

(۱) تفسیر روح البیان جلد ۴ زیر آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم لکھا ہے۔

وقال اھل الحقیقۃ ھٰذہ الآیۃ کقولہٖ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ فالنبی قد فنی عن وجودہ بالکلیۃ وتحقق باللہ فی ذاتہٖ وصفاتہٖ وافعالہٖ فکل ما صدر عنہ صدر عن اللہ فمبایعتہٗ مبایعۃ اللہ کما ان اطاعتہٗ اطاعۃ اللہ سلمی قدس سرہٗ فرمودہ کہ ایں سخن در مقام جمع است وحق سبحانہٗ مرتبۂ جمع را برائے ہیچ کس تصریح نکردہ الا برائے آنکہ اخص واشرف موجودات است۔ ولھذا النبی یقول علیہ السلام یوم القیامۃ امتی امتی دون نفسی نفسی لانہٗ لم یبق فیہ بقیۃ الوجود اصلاً وفیہ اسوۃ حسنۃ لاالکمل من افراد امتہٖ فاعرف جداً۔ فمعنی ید اللہ فوق ایدیھم ای قدرتہٗ الظاھرۃ فی صورۃ قدرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوق قدرتہٖ الظاھرۃ فی صور ایدیھم لانہٗ مظہر الاسم الاعظم المحیط الجامع وکل الاسماء تحت حیطۃ ھٰذا الاسم الجلیل فید النبی مع غیرہٖ کید السلطان مع ما سواہٗ وھو ای قولہٗ ید اللہ فوق ایدیھم زیادۃ التصریح فی مقام عین الجمع . . . . والحاصل ان اللہ تعالیٰ جعل نبیہٗ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مظہر لکمالاتہٖ ومرآۃ لتجلیاتہٖ ولذا قال علیہ السلام

من رأنی فقد رأی الحق۔ فلما فنی علیہ السلام عن ذاتہٖ وصفاتہٖ وافعالہٖ کان نائباً عن الحق فی ذاتہٖ وصفاتہٖ وافعالہٖ کما قیل ؎

نائبست و دست او دست خدا

وفی ھذا المقام قال الحلاج انا الحق وابو زید سبحانی سبحانی ما اعظم شانی وابو سعید الخراز لیس فی الجبۃ غیر اللّٰہ"

یعنی اہل الحقیقت نے اس آیت کے متعلق کہا ہے۔ کہ یہ آیت بھی اسی آیت کی طرح ہے جس میں فرمایا جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات سے کلیتہً فنا ہو گئے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ اس کی ذات صفات اور افعال میں متحقق ہو گئے۔ تو ہر چیز جو حضور علیہ السلام سے صادر ہوئی۔ وہ گویا خدا سے صادر ہوئی۔ اور حضور کا بیعت لینا اسی طرح خدا کا بیعت لینا ہے۔ جیسا کہ حضور کی اطاعت خدا کی اطاعت کہلاتی ہے۔ سلمی قدس سرہٗ نے فرمایا۔ کہ یہ کلام مقام جمع میں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے مقام جمع کی کسی کے لئے تصریح نہیں کی۔ سوائے اس کے جو اخص اور اشرف الموجودات ہے۔ اور اسی بھید کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت کے روز میری امت میری امت پکاریںگے۔ اور نفسی نفسی یعنی میرا نفس میرا نفس نہیں پکاریں گے۔ کیونکہ حضور کا اپنا وجود تو کچھ باقی رہا ہی نہیں۔ اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے کامل افراد کے لئے حضور کی ذات میں کامل نمونہ ہے۔ پس تو اسے خوب سمجھ لے۔ اور ید اللّٰہ فوق ایدیھم کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی وہ قدرت جو آنحضرت صلعم کی قدرت کی صورت میں ظاہر ہو رہی تھی۔ وہ اس کی اس قدرت پر جو صحابہؓ کے ہاتھوں کی صورتوں میں ظاہر ہو رہی تھی۔ فوقیت رکھتی تھی۔ کیونکہ آپؐ اس اسم اعظم کے مظہر تھے جو سب پر محیط اور جامع ہے۔ اور باقی تمام اسماء اس اسم جلیل کے ماتحت ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ غیر دل کے ساتھ ایسا ہی تھا۔ جیسے بادشاہ کا دوسروں کے ساتھ۔ اور آیت ید اللّٰہ فوق ایدیھم میں زیادہ تصریح پائی جاتی ہے عین الجمع کے مقام میں۔ خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیؐ کو اپنے کمالات کا مظہر اور اپنی تجلیات کا آئینہ بنایا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا۔ اس نے خدا کو دیکھا۔ اور جب حضور نے اپنی ذات۔ صفات۔ اور افعال کو فنا کر دیا۔ تو خدا تعالےٰ کی ذات۔ صفات اور افعال میں اس کے نائب ہو گئے۔ ؎

نائبست و دست او دست خدا

اور اسی مقام میں حلاج نے انا الحق کہا۔ اور ابو زید نے سبحانی سبحانی ما اعظم شانی (میری ذات پاک ہے میری شان بہت بڑی ہے) کہا۔ اور ابو سعید خراز نے کہا۔ کہ میرے جبے میں سوائے خدا کے اور کوئی نہیں۔

(۲) پھر اسی تفسیر کی جلد اول میں زیر آیت ما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی لکھا ہے:۔

"وذالک فی مقام التجلی فاذا تجلی اللّٰہ لعبد بصفۃ من صفاتہٖ یظھر علی العبد منہ فعلاً یناسب تلک الصفۃ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وھذا کقولہ کنت لہٗ سمعاً وبصراً الحدیث فلما تجلی اللّٰہ بصفۃ القدرۃ کان قدرمی بہٖ حین رمی وکان یدہٗ ید اللّٰہ فی ذلک کما کشف القناع عن ھذا الحقیقۃ فی قولہٖ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم"

یعنی یہ مقام تجلی میں ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے لئے اپنی کسی صفت کی تجلی کرتا ہے۔ تو اس بندے پر اپنا کوئی ایسا فعل ظاہر کرتا ہے۔ جو اس صفت کے مناسب ہو۔ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ آیت اس حدیث کی طرح ہے۔ جس میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ بندے کے کان اور آنکھ بن جاتا ہے۔ پس جب اللہ تعالےٰ نے صفت قدرت کے ساتھ تجلی کی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کنکروں کی مٹھی پھینکی۔ وہ گویا خدا تعالےٰ کی مدد سے پھینکی۔ اور اس جہت سے آنحضرت صلعم کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہو گیا۔ جیسا کہ اس حقیقت سے آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ الآیۃ میں پردہ اٹھایا گیا ہے۔

تفسیر حقانی کی شہادت

مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی تفسیر حقانی صد۲ا میں لکھتے ہیں:۔

"عارف کے ہاتھ خدا کے ہاتھ اور اس کی زبان خدا کی زبان اور اس کی آنکھ خدا کی آنکھ بن جاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگرچہ خدائے پاک اپنی ذات اور صفات میں جمیع کائنات سے الگ اور ممتاز ہے۔ کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا۔ لیکن عارف پر وجوب کا ایسا پرتو پڑتا ہے۔ کہ اس کے آثار اس میں ظہور کرنے لگتے ہیں۔ تب اس کا تصرف عالم میں ہونے لگتا ہے۔ اور وہ شخص فانی اللہ اور باقی اللہ ہو جاتا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

پس یہ انسان کا انتہائی کمال ہے۔ سو یہ مرتبہ خاص انبیاء علیہم السلام کو اور ان سے کچھ اتر کر ان کے متبعین اولیاء اللہ کو نصیب ہوتا ہے"

شیخ عبد القادر صاحب جیلانی کی شہادت

حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب مقالہ ۱۶ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ اے آدم کے بیٹے میں اکیلا خدا ہوں۔ اور ہر چیز کو کُن کہنے سے پیدا کرتا ہوں تو میری اطاعت کر میں تجھے وہ مقام دوں گا۔ کہ جب تو کسی چیز کو کُن (ہو جا) کا حکم دے گا وہ ہو جائے گی۔ اور ایسا خدا تعالےٰ نے اپنے بہت سے انبیاء۔ اولیاء اور خاص بندوں کے ساتھ کیا ہے"

بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار صد۲۲۳ میں ان کا ایک لمبا الہامی قصیدہ درج ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

انا الواحد الفرد الکبیر بذاتہٖ
انا الواصف الموصوف علم طریقتی

یعنے میں ہی واحد فرد کبیر بذاتہ ہوں۔ میں ہی وصف کرنے والا موصوف اور اپنے راستے کا نشان ہوں۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید کی شہادت

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی نے بھی اپنی کتاب صراط مستقیم صد۱۴۰-۱۳ میں اس نکتہ کو بالتفصیل بیان فرما کر نتیجۃً تحریر فرمایا ہے

"اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات است ونمونہ حضرت ذات است آواز انا الحق بر آید محل تعجب نیست" یعنے اگر نفس کاملہ سے جو اشرف المخلوقات ہے۔ آواز انا الحق آئے۔ تو یہ محل تعجب نہیں۔ اور اس کے متعلق نصیحت فرماتے ہوئے لکھا ہے:۔

"زنہار دریں معاملہ تعجب نہ نمائی وبانکار پیش نہ آئی"۔ یعنے اس معاملہ میں تعجب نہ کر۔ اور انکار سے مت پیش آ۔

شیخ معین الدین صاحب کی شہادت

خزائن اسرار الکلام شرح فصوص الحکم کے مقدمہ صد۹ا میں لکھا ہے۔

"جبکہ سالک کو حسب آیت واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین کے بعد ریاضت اور عبادات کے رفع غیریت ہو کر یقین حاصل ہوتا ہے۔ نعرہ زن انا الحق ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ معین الدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

من نہ گویم انا الحق یار مے گوید بگو
چوں نہ گویم مرا دلدار مے گوید بگو"

حضرت فرید الدین صاحب عطار کی شہادت

تذکرۃ الاولیاء مصنفہ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہٗ میں لکھا ہے:۔

"جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت میں سر تا پا حق ہی ہوتا ہے۔ اور اگر وہ آدمی خود نہ رہے۔ اور سب حق کو ہی دیکھے۔ تو یہ عجب نہیں ہوتا" (ملاحظہ ہو تذکرہ بایزید بسطامی)

نیز اسی جگہ حضرت بایزید بسطامی کا ایک قول نقل کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔

"سبحانی ما اعظم شانی" یعنے مری ذات پاک ہے مری شان کس قدر بلند ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔

"مری صفتیں غیب کے اندر غیب ہیں۔ پس جو ایسا ہو وہ کیونکر کوئی شخص ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ زبان حق ہوتا ہے۔ اور بولنے والا خود حق ہوتا ہے۔ بی ینطق وبی یسمع وبی یبطش اس واسطے خدا بایزید کی زبان سے گفتگو کرتا ہے"

خزائن اسرار الکلام کا حوالہ

خزائن اسرار الکلام شرح فصوص الحکم کے مقدمہ میں صدا۳ پر لکھا ہے۔

"تیسرا مقام فناء الفنا کا ہے۔ جس میں محویت اس قدر ہوتی ہے۔ کہ سالک کو اپنے نفس اور فنا کا بھی شعور باقی نہیں رہتا۔ اسی مقام میں صدائے انا الحق وسبحانی ما اعظم شانی وغیرہ سالک سے کبھی سرزد ہوتی ہے"

نیز صفحہ صد۲۳۔۲۴ میں لکھا ہے

"آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عین اللہ کے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ بعیت مشاہد حق تعالیٰ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں۔ جو اس کے مظہر اکمل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی معنوں کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ کا ہاتھ صحابہ کرامؓ مبایعین کے ہاتھ پر ہے۔ اور اس جگہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کے جو بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر تھا اور کوئی ہاتھ نہ تھا پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عین اللہ کے ہیں۔ صحابہ مبایعین کے مشاہدہ میں۔ اور حضور کا ہاتھ بعینہٖ اللہ کا ہاتھ ہے۔ ان کے مشاہدہ میں"۔

اس ضمن میں اقوال تو ابھی بہت سے پیش کئے جا سکتے ہیں مگر میں بخوف طوالت انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف کو "خارج از اسلام" قرار دیا ہے۔ مگر مذکورہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ امت کے کئی ایک جلیل القدر اولیاء اور بزرگوں نے صریح طور پر فنا نظری کے مقام میں عین اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور علماء میں سے قریباً ہر خیال اور مسلک کی پیروی کرنے والوں نے ان دعاوی کو ایک اعلیٰ روحانی مقام سے تعبیر کر کے انہیں تعلیم اسلام کے عین مطابق قرار دیا ہے۔

ایک ضروری بات

ان تمام باتوں کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی عینیت کا دعوےٰ ہرگز اس صراحت سے نہیں کیا جس صراحت سے مذکورہ بالا حوالجات میں بعض بزرگوں نے کیا ہے۔ بلکہ یہ محض حضورؑ کا ایک کشف ہے۔ جو تعبیر طلب ہے۔ اور اسے حقیقت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ حوالجات محض بطور الزام خصم پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کو ان اولیاء امت کے دعاوی سے بلحاظ صراحت کوئی نسبت نہیں۔ پس جب ان صریح دعاوی کی تاویل کی جاتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف کی کیوں تاویل جائز نہیں۔ خصوصاً جبکہ کشف میں اصل تاویل اور تعبیر ہوتی ہے۔

نیا علم کلام

سید صاحب نے اپنے مضمون کی قسط ششم میں منصور کے دعویٰ انا الحق کو خلاف شریعت ٹھہرایا ہے۔ جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف پر اعتراض کرتے ہوئے غالباً یہ یاد آ گیا۔ کہ پہلے بزرگوں میں سے بھی بعض نے عالم کشف میں نہیں۔ بلکہ عالم شہود میں بالتصریح ایسے دعاوی کئے ہیں۔ اور انہیں فنا فی اللہ کے مقام کی تاویل سے جائز قرار دیا گیا ہے۔ لہذا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے ایک نئے علم کلام کی بنیاد ڈالی۔ اور اس قسم کے کلام کو سرے سے ہی ناجائز قرار دیدیا۔ لیکن قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات اور حدیث قدسی کی تشریح اور تفسیر میں علماء ربانی اور اولیاء امت کے مذکورہ بالا ارشادات اور دعاوی کے سامنے سید صاحب کے اس نو ایجاد "علم کلام" کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ سید صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کرتے وقت اپنی نظر کو وسیع کرتے۔ اور ایک محقق کی طرح ان مضامین پر قلم اٹھانے سے قبل اپنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ فرما لیتے۔ تو آپ کو معلوم ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جس وجہ سے آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ وہ آپکے دوسرے مسلم بزرگوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

بزرگان اسلام اور سید حبیب صاحب

سید صاحب نے شائد یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ صرف ایک منصور ہی نے دعویٰ انا الحق کیا تھا۔ اس لئے آپ نے کمال بے تکلفی اور متقیانہ انداز سے اسے قابل دار ٹھہرا دیا۔ مگر کیا فرمائیں گے۔ سید صاحب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جنہوں نے نہایت زوردار الفاظ میں یہی دعوے کرتے ہوئے فرمایا ؏

من نمے گویم انا الحق یار میگوید بگو
چوں نگویم مرا دلدار مے گوید بگو

پھر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو "سبحانی ما اعظم شانی" کا نعرہ بلند کرتے رہے۔ نیز حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جنہوں نے فرمایا: انا الواحد القادر الکبیر بذاتہ۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی اور دیگر بزرگوں کے متعلق جنہوں نے قرآن مجید کی مذکورہ آیات اور حدیث قدسی کی روشنی میں ایسے دعاوی کو فنا فی اللہ کی تعبیر سے جائز قرار دیا ہے۔ (خاکسار علی محمد اجمیری قادیان)

احمدی کاشتکاروں کے لئے نادر موقع

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور چند دیگر احباب نے مل کر پانچہزار ایکڑ سے زائد اراضی علاقہ سندھ میں خریدی ہے۔ اس زمین کے انتظام کے متعلق مجھے متعدد دفعہ سندھ میں جانا پڑا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک ایک ماہ سے زائد اس علاقہ میں قیام کا اتفاق ہوا ہے۔ اس لئے میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان علاقوں میں کاشتکاری غیر معمولی طور پر مفید ہے۔ اور ایک کاشتکار میرے اندازہ کے بموجب مالکان کو حصہ دے کر اور تمام اخراجات کو ادا کرنے کے بعد مبلغ پانصد روپیہ سالانہ نکال سکتا ہے۔

زمین نئی ہے۔ پانی پنجاب کی نسبت زیادہ ہے۔ زمین طاقتور ہونے کے باوجود اکثر نرم اور بھربھری ہے۔ اس وجہ سے ہل چلانا آسان ہے۔ چونکہ زمین بالکل نئی ہے۔ اور صدہا سال سے اسمیں کاشتکاری نہیں ہوئی۔ اس لئے تمام فصلوں کا جھاڑ بہت اچھا ہے احمدی مزارعان کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس تنگی کے وقت میں جو اللہ تعالےٰ نے احمدیوں کے لئے فراخی کا یہ ایک دروازہ کھولا ہے۔ اس کو اپنی غفلت کی وجہ سے ضائع نہ کریں ہم نے جلسہ سالانہ پر بھی اس کا اعلان کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ احباب نے توجہ نہیں کی۔

یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ ہمیں سندھ میں مزارعان کی کمی نہیں ہے۔ اور بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا خط آیا ہے کہ مزارعان کو واپس کیا جا رہا ہے۔ چونکہ غیر معمولی طور پر نفع ہو رہا ہے۔ اس لئے سندھی لوگ جو محض گلہ بان ہیں۔ اور زمیندارہ سے ناواقف ان میں بھی محنت کا جوش پیدا ہو گیا۔ اور بنئے بھی اس بالکل غیر معمولی موقع سے نوکر رکھ کر اور اپنے خرچ سے بیلوں کے جوڑی رکھ کر اور دوکانوں کو چھوڑ کر کاشتکاری میں لگ گئے ہیں چنانچہ ہماری اراضیات میں دوس ہوکار چار چار ہلوں سے کاشت کر رہے ہیں۔ ایک سید صاحب کے ہلوں سے کام کر رہا ہے۔ اور ایک آسودہ بلوچ اکیلا نوکر رکھ کر قریباً ایک ہزار گھماؤں زمین میں کاشتکاری کر رہا ہے۔

میری اس تحریر کی ایک غرض تو یہ ہے۔ کہ اگر احمدی کاشتکار وہاں چلے جائیں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہو گا۔ دوسری غرض یہ ہے۔ کہ وہاں ہماری جمعیۃ قائم ہو جائے۔ والا جہاں تک زمین کی آبیاری کا کام ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ضرورت سے زیادہ کاشتکار دستیاب ہو رہے ہیں۔ دیگر معلومات بذریعہ خط و کتابت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ قادیان)

تحقیق الادیان

یسوع مسیح کا معجزہ احیاء موتیٰ

عیسائی صاحبان "الوہیت یسوع مسیح" کے ثبوت میں جہاں اور بے سروپا دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ وہاں ایک دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ چونکہ اناجیل کے رو سے یہ امر ثابت ہے کہ یسوع مسیح نے مردے زندہ کئے۔ اور کوئی انسان ایسا نہیں کر سکتا اس لئے معلوم ہؤا۔ کہ انہیں انسانوں سے اعلیٰ درجہ الوہیت کا حاصل تھا۔ اس دلیل کے ابطال کے لئے مندرجہ ذیل امور سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔

مُردے صرف خدا ہی جلاتا ہے

اوّل یہ کہ بائبل کے رو سے مردے زندہ کرنا صرف خدا کے اختیار میں ہے۔ اور کوئی اس میں شریک نہیں ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔

"دیکھو کہ میں ہاں میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں۔ میں ہی مارتا ہوں۔ اور میں ہی جلاتا ہوں۔ میں ہی زخمی کرتا ہوں اور میں ہی چنگا کرتا ہوں اور ایسا کوئی نہیں جو میرے ہاتھ سے چھڑا سکے" (استثناء ۳۲/۳۹)

بائبل کے یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی دوسرا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ ایسا خاصہ ہے۔ جس میں نہ کوئی انسان نہ کوئی نبی رسول یا اقنوم شریک ہو سکتا ہے۔ پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس اصل کے صریح خلاف یسوع مسیح کو مردے زندہ کرنے والا قرار دیا جائے۔

انبیاء سابقین کے معجزات

دوم اگر مردے زندہ کرنے سے کوئی انسان ہو کر الوہیت میں شریک ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ یسوع مسیح کے متعلق کہا جاتا ہے، تو بائبل کے رو سے یہ الوہیت صرف یسوع مسیح تک ہی محدود نہیں رکھی جا سکتی۔ بلکہ ایلیاہ الیسع حزقیل اور پطرس وغیرہ کو بھی اس کا حصہ دار ماننا پڑے گا کیونکہ انہوں نے بھی بروئے بائبل مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ثبوت میں مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت ایلیاہ کا معجزہ

حضرت ایلیاہ کے متعلق آتا ہے۔

"ایسا ہؤا کہ بعد اس سب کے گھر والی عورت کا بیٹا بیمار پڑا اور اس کی بیماری اس شدت کی ہوئی کہ اس میں دم باقی نہ رہا تب اس نے ایلیاہ کو کہا اے مرد خدا مجھے تجھ سے کیا کام ہے۔ کیا تو اس واسطے مجھ پاس آیا کہ میرے گناہ یاد دلائے اور میرے بیٹے کو مار ڈالے۔ اس نے اس کے جواب میں کہا اپنا بیٹا مجھ کو دے اور وہ اس کی گود سے لے کے اس کو بالا خانے پر جہاں وہ رہتا تھا۔ چڑھا لے گیا اور اسے اپنے پلنگ پر لٹایا اور اس نے خداوند کو پکارا اور کہا اے خداوند میرے خدا کیا تو نے اس بیوہ پر بھی جس کے یہاں میں رہتا ہوں بلا بھیجی کہ اس کے بیٹے کو بے جان کیا اور اس نے آپ کو تین بار اس لڑکے پر پسارا اور خداوند کو پکارا اور کہا اے خداوند میرے خدا اپنی عنایت سے ایسا کیجیے کہ اس لڑکے کی جان اس میں پھر آئے۔ اور خداوند نے ایلیاہ کی دعا سنی اور لڑکے کی جان اس میں پھر آئی۔ کہ وہ جی اٹھا"

(۱ سلاطین ۱۷/۲۲)

ان الفاظ میں ایلیا کے متعلق ایسی صفائی اور وضاحت کے ساتھ ایک مردہ بچہ کو زندہ کرنے کا ذکر ہے کہ جو یسوع مسیح کی طرف منسوب کردہ کسی واقعہ میں بھی نہیں پائی جاتی۔ پھر کیا عیسائی صاحبان حضرت ایلیا میں یسوع مسیح سے زیادہ الوہیت تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

حضرت الیسع کا معجزہ

پھر حضرت الیسع کے متعلق آتا ہے۔

"جب الیسع اس گھر میں پہنچا تو دیکھا وہ لڑکا مرا ہوا۔ اس کے پلنگ پر پڑا تھا۔ سو وہ اندر گیا اور اپنے دونوں پر دروازہ بند کر کے خداوند سے دعا مانگی۔ اور چڑھ کے اس لڑکے سے لپٹا اور اس کے منہ پر اپنا منہ رکھا اور اس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں اور اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ اور اپنے تئیں لڑکے کے اوپر پسارا۔ تب اس لڑکے کا بدن گرم ہونے لگا پھر وہ اٹھا اور اس گھر میں ٹہلا اور پھر چڑھ کے اس لڑکے سے لپٹا اور وہ لڑکا سات بار چھینکا اور لڑکے نے اپنی آنکھیں کھول دیں"

(۲ سلاطین ۴/۳۵)

حضرت حزقیل کا معجزہ

حضرت حزقیل نے بھی اسی قسم کا معجزہ دکھایا۔ چنانچہ بائبل حضرت حزقیل کا یہ قول نقل کرتی ہے کہ

"میں نے حکم کے بموجب نبوت کی اور ان میں روح آئی۔ اور وہ جی اٹھے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے ایک نہایت بڑا لشکر" (حزقی ایل ۳۷/۱۰)

پطرس اور پولوس کے معجزات

پھر پطرس بھی اس معجزہ کے دکھانے میں دسترس رکھتے تھے۔ چنانچہ اعمال میں آتا ہے۔

"پطرس نے سب کو باہر کر دیا اور گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی پھر لاش کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اے تبیتا اٹھ پس اس نے آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی اس نے ہاتھ پکڑ کے اسے اٹھایا اور مقدسوں اور بیوہ عورتوں کو بلا کر اسے زندہ ان کے سپرد کیا" ۹/۴۰

اسی طرح پولوس رسول کے متعلق آتا ہے۔

"یوتخس نام ایک جوان کھڑکی میں بیٹھا تھا۔ اس پر نیند کا بڑا غلبہ تھا۔ اور جب پولس زیادہ دیر تک باتیں کرتا رہا تو وہ نیند کے غلبہ میں تیسری منزل سے گر پڑا اور اٹھایا گیا تو مردہ تھا پولس اتر کر اس سے لپٹ گیا اور گلے لگا کر کہا۔ گھبراؤ نہیں۔ اس میں جان ہے۔ پھر اوپر جا کر روٹی توڑی اور کھا کر اتنی دیر تک ان سے باتیں کرتا رہا۔ کہ پو پھٹ گئی پھر وہ روانہ ہو گیا۔ اور وہ اس لڑکے کو جیتا لائے اور ان کی بڑی خاطر جمع ہوئی"

(اعمال ۲۰/۹-۱۲)

اب سوال یہ ہے کہ اگر مردہ زندہ کرنے کی وجہ سے یسوع مسیح میں الوہیت مانی جاتی ہے۔ تو ایلیاہ الیسع حزقیل پطرس اور پولوس کو بھی یہی درجہ دینا چاہیئے۔

حقیقی مردے واپس نہیں آتے

سوم۔ بائبل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی مردے اس جہان میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایوب ۷/۹ میں لکھا ہے۔

"جس طرح بدلی جاتی رہتی اور غائب ہو جاتی ہے اسی طرح جو گور میں اترا پھر اوپر نہ آئے گا وہ پھر اپنے گھر کو نہ پھریگا اور اس کا مکان اسے پھر نہ پہچانیگا"

اوریاہ کی بیوی کا لڑکا مر گیا۔ تو حضرت داؤد نے فرمایا۔

"اب تو وہ مر گیا۔ پس میں کس لئے روزہ رکھوں میں اس پاس جانے والا ہوں پر وہ مجھ پاس آنے والا نہیں" (۲ سیموئل ۱۲/۲۳)

واعظ ۹/۵ میں لکھا ہے۔ "مردے کچھ بھی نہیں جانتے اور ان کے لئے اور کچھ اجر نہیں۔ کیونکہ ان کی یادگاری جاتی رہتی۔ ان کی محبت بھی اور عداوت اور ان کا حسد اب موقوف ہوئے اور تا ابد ان سب کاموں میں جو سورج کے نیچے کئے جاتے ہیں۔ وہ ہرگز شامل نہ ہونگے"

جب حقیقی مردے بروئے بائبل اس جہان میں واپس نہیں آ سکتے تو کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ یسوع مسیح نے کسی ایسے مردہ کو زندہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنے انفاس قدسیہ اور قوت تزکیہ سے روحانی مردوں کو زندہ کیا کرتے ہیں۔ یہی قوت ہر نبی میں موجود تھی۔ اور اسی قوت کے ماتحت حضرت مسیح نے بھی روحانی مردے زندہ کئے۔ اور روحانی بیماروں پر مردہ کے لفظ کا اطلاق انجیلی محاورہ کے رو سے بھی درست ہے۔ چنانچہ لکھا ہے یسوع مسیح سے ایک دفعہ آپ کے ایک شاگرد نے کہا "اے خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کر دوں۔ یسوع نے اس سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے" (متی ۸/۲۲)

مراسلہ

ہزارہ میں تبلیغ احمدیت

ہم لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ احمدیت کی مخالفت کا آج کل اس طرف بھی بہت زور ہے۔ چونکہ حضرت انسان کی ذہنی کیفیت کا ازل سے ہی یہ رنگ رہا ہے کہ جب کسی فرستادہ خدا نے روحانی بیماری کا علاج کرنا چاہا۔ تو اس نے روگردانی اختیار کی۔ بلکہ اسے اور اس کے متبعین کو دشمن سمجھ کر طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ جب ہم اس زمانہ کے حقیقی مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچاتے تو ہمیں تکالیف و بائیکاٹ کا نشانہ بنایا جاتا۔ ہم نے تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں تک مختلف ذرائع سے پیغام حق پہنچایا۔ ادھر لوگوں کی مخالفت و ایذا رسانی نے بفضل تعالیٰ ہمارے لئے کھاد کا کام دیا۔ ہم نے ہزارہ کے قریباً ہر دو صد معززین کو ٹریکٹ بذریعہ ڈاک بھیجے۔ اور ان کے مولویوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ احمدیوں کے ٹریکٹوں کا اثر لوگوں نے قبول کیا ہے ۔

ٹریکٹوں کے علاوہ ہمارے مبلغ مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے گلیات۔ داتہ۔ مانسہرہ اور بالاکوٹ کا دورہ کیا۔ گلیات میں تبلیغ کے لئے مولوی مرغوب اللہ صاحب نے بلایا تھا تھیا گلی میں بعض معززین کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہر دو اصحاب پہاڑوں کا پیدل سفر طے کر کے بکوٹ پہنچے۔ وہاں کوئی احمدی نہیں۔ بعض احباب مولوی مرغوب اللہ صاحب کے واقف تھے۔ ان کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر دو میل کے فاصلے پر ایک ولی اللہ کی زیارت گاہ ہے جن کی نسبت مشہور ہے۔ کہ انہوں نے الہام الٰہی کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ مگر افسوس کہ اولاد کے لئے کوئی پیغام نہ چھوڑا۔ ان کے لڑکے سے گفتگو کی۔ پھر موضع مولیا میں گئے۔ جہاں قریباً دو گھنٹہ خوب تبلیغ کی۔ گفتگو ختم ہونے کے بعد چند لوگوں نے حملہ کر دیا۔ اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ وہ دونوں اصحاب کو مارنے لگ گئے۔ اور اسی وقت گاؤں سے چلے جانے کے لئے مجبور کر دیا۔ داتہ میں ایک پبلک لیکچر صداقت مسیح موعودؑ پر مولوی صاحب نے دیا۔ پھر ہم موضع بالاکوٹ گئے۔ جہاں غیر احمدیوں نے ہمارے دوستوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ عام لیکچر کا انتظام کر کے منادی کی گئی۔ اور ایک اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ چار بجے شام لیکچر شروع ہوا۔ لیکچر میں بعض وہ دوست بھی شامل ہوئے جو بائیکاٹ کرنے والوں کے ارکان تھے۔ ان کے علاوہ اردگرد کے مکانوں پر بیٹھ کر بہت مردوں اور عورتوں نے لیکچر سنا۔ لیکچر کے بعد ایک غیر احمدی دوست نے ایک ٹریکٹ سے بعض اعتراضات پیش کئے جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ ہمارے دوست اب اور بھی زیادہ تندہی سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس علاقہ میں تبلیغ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار فیروز الدین از ایبٹ آباد ۔

سلطان ونڈ میں تبلیغ احمدیت

۲۴ ستمبر موضع سلطان ونڈ (امرتسر) میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ کارروائی دس بجے صبح زیر صدارت مولوی عبدالرشید صاحب شروع ہوئی۔ حاجی ولی محمد صاحب ولی نے "کرشن کی آمد ثانی" پر تقریر کی۔ پھر مولوی ولی محمد صاحب مہتمم تبلیغ نے صداقت مسیح موعودؑ پر ۲ گھنٹے دلچسپ تقریر کی۔ سید بہاول شاہ صاحب نے "غیر احمدیوں کا خونی مہدی اور غیر مسلم" کے موضوع پر تقریر کی

اخبار آزاد کی غلط بیانی

روزانہ اخبار آزاد لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء میں بعنوان "مرزائیوں کی فریب کاریاں" احمدیوں کے جلسہ موضع سلطان ونڈ منعقدہ ۲۴ جون ۱۹۳۲ء کے متعلق بہت سی غلط بیانیاں کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "ان سے (احمدیوں سے) ایک دستاویز لکھوائی۔ کہ ہم مرزائی آج کے بعد پھر کبھی سلطان ونڈ میں نہ آئیں گے" ۲۴ ستمبر کے جلسہ میں سید بہاول شاہ صاحب نے اخبار آزاد کی مذکورۃ الصدر تحریر پڑھ کر سنائی۔ اور چیلنج دیا۔ کہ ہماری کوئی ایسی تحریر پیش کی جائے۔ اور ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا مگر کوئی سامنے نہ آیا ۔

ایک نشان

پچھلے جلسہ کے موقع پر جس مولوی نے احمدیوں کو مسجد سے روکا تھا۔ اور عوام الناس کو اشتعال دلا کر اینٹیں پھینکوائی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نہایت ہی گستاخانہ باتیں کی تھیں۔ خدا کی حکمت اسی دن اس کو بخار ہو گیا اس کی زبان بند ہو گئی۔ اخیر وقت تک ہل جل نہ سکا۔ اور جانبر نہ ہو سکا ۔

شکریہ

جناب چودھری بشیر حیات صاحب انچارج تھانہ صدر امرتسر خاص طور پر ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے فتنہ پردازوں کو فتنہ و فساد سے روکا۔ اور دو کانسٹیبل متعین کر کے اپنی فرض شناسی اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیا۔ اسی طرح سردار سنتا سنگھ صاحب جتھے دار اور سردار حاکم سنگھ و سردار گوردت سنگھ کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے جلسہ گاہ کے انتظام میں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی ۔

جناب ڈاکٹر محبوب عالم صاحب نے بھی انتظام میں مدد کی۔ خدا ان کو جزائے خیر دے ۔

(نامہ نگار)

یوم التبلیغ کے لئے مصباح کا نشانات نمبر

احباب کرام الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ ۲۲ اکتوبر ہمارا یوم التبلیغ ہے۔ اس روز ہر احمدی مرد و خاتون کا فرض ملی ہے۔ کہ تبلیغ و اشاعت میں حصہ لے۔ اور حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس روز خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات پیش کرنے چاہئیں۔ جو حضور کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ کیونکہ دین کی طرف توجہ کرنے کے لئے یہی بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے مصباح کا ایک خاص نمبر ۱۵ اکتوبر کو شائع ہو گا۔ جس میں قریباً ڈیڑھ سو نشانات اختصار کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس نمبر کی اشاعت اور مفت تقسیم اپنے اپنے حلقہ اثر و تبلیغ میں انشاء اللہ تعالےٰ بہت مفید ہو گی۔ آپکو جسقدر مصباح مطلوب ہوں۔ مجھے جلد سے جلد اطلاع دیں۔ تا ضرورت و مانگ کے مطابق یہ نمبر چھپوایا جا سکے ۔

اگر ایڈریس (پتے) لکھ کر مجھے بھیج دئے جائیں۔ تو مصباح یہیں سے ایک پیسے کے ٹکٹ میں مطلوبہ اصحاب کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹ بھیج سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ وی پی ہو گا۔ شرح حسب ذیل ہے :-

فی پرچہ مصباح	۳ پائی	۴ پرچے	۱ آنہ ۶ پائی
۸ پرچے	۲ آنہ	۱۶ پرچے	۱ روپیہ

ایڈیٹر مصباح قادیان ضلع گورداسپور

گمشدہ کی تلاش

میرا لڑکا محمد عبد اللہ متعلم بی۔ اے۔ ۲۰ ستمبر سے گم ہے۔ عمر قریباً ۱۸ سال رنگ گندمی۔ دائیں ابرو کے اوپر ایک قدرتی سیاہ داغ۔ قمیص کھدر کریب سفید۔ سلوار لٹھہ سفید سر پر رومی ٹوپی چشمہ لگاتا ہے۔ اگر کسی کو پتہ ہو۔ تو محمد عبد اللہ کو ذیل کے پتہ پر خود ساتھ لائیں۔ خرچ میں ادا کر دوں گا۔ برخوردار کی نظر سے اگر یہ سطور گذریں۔ تو اسے معلوم ہو۔ کہ تمہاری والدہ سخت بے تاب ہے۔ اور گھر میں قیامت برپا ہے۔ بہت جلد واپس آ جاؤ۔ ورنہ اطلاع دو۔ کہ کہاں ہو۔

محمد حسین معرفت ایم۔ موسٰے اینڈ سنز نیلہ گنبد لاہور

وصیتیں

۴۰۶۰ :- منکہ مرزا سلطان احمد ولد مرزا فتح محمد بیگ قوم مغل پیشہ زمینداره عمر تخمیناً ۴۶ سال تاریخ بیعت تخمیناً ۱۹۰۶ء ساکن کوٹ محمود احمد ڈاک خانہ صدر قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ ۷/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میں اس وقت دو صد گھماؤں رقبہ واقعہ قصور بلکیت سرکار کا پٹہ دار میعادی تا میعاد بندوبست کا قابض ہوں - جس میں ایک بستی کوٹ محمود احمد کے نام سے نامزد ہے - بستی مذکور کے مکانات عمارت خام و پختہ بالیتی تخمیناً مبلغ/۳۰۰۰ روپیہ کی ہیں - میرا گذارہ اراضی مذکور کی پیداوار پر ہے - جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہونگا - علاوہ ازیں میں کوئی جائداد غیر منقولہ یا نقد کیش نہیں رکھتا - بعد وفات میری جو جائداد غیر منقولہ ملکیت ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بنے قانون انگلشیہ و بلحاظ شریعت محمدیہ تحریر ہذا کی رو سے مالک اور جس قدر تصور ہو - میرے جائز وارثان اس کے خلاف کرنے کے حقدار نہ ہونگے -

العبد :- مرزا سلطان احمد بیگ ولد مرزا فتح محمد بیگ سکنہ کوٹ محمود احمد ڈاکخانہ صدر قصور - ضلع لاہور - بقلم خود ۲۸ ۷/۳۳
گواہ شد :- عبد القادر احمدی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ قصور
گواہ شد :- دستخط انگریزی

۳۳۴۸ :- منکہ نور محمد ولد عبد اللہ قوم شیخ و پیشہ گوٹہ بافی عمر ۶۵ سال ساکن سنام ڈاک خانہ خاص ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ ۱۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اراضی زرعی تعدادی ساٹھ بیگھہ خام واقعہ قصبہ سنام مالیتی تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے - حصہ مکان سکنی مہندمہ مالیتی دس روپے (۲) گذارہ میرا دستکاری گوٹہ بافی پر ہے جس کی اوسط تقریباً چھ روپے ماہوار کے قریب ہے - اس کا بھی دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا - العبد :- نور محمد موصی حال - قادیان
گواہ شد :- رحمت اللہ احمدی سنگرور - ریاست جیند
گواہ شد :- امین الدین ساکن سامانہ

۲۵۰۱ :- منکہ سیف اللہ ولد کرم الٰہی قوم کمہار - عمر ۴۵ سال سکنہ چندر کے ڈاک خانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۱ ۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے - مال مویشی اثاثہ البیت قیمتی مبلغ دو صد روپیہ ہے - لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں - بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جو کہ اس وقت مبلغ ۱۵ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن قادیان وصیت کی مد میں کروں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا - فقط تاریخ ۳ ر جولائی ۱۹۳۱ء - العبد :- سیف اللہ ولد کرم الٰہی قوم کمہار سکنہ چندر کے - گواہ شد :- یعقوب خان کاتب مدرسہ احمدیہ گھنو کے - گواہ شد :- محمد اسحٰق ولد اللہ دتہ قوم جٹ سکنہ گھنو کے - ضلع سیالکوٹ -

۳۳۷۸ :- میں سماۃ مریم بیگم زوجہ ماسٹر محمد اسمٰعیل قوم قریشی عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن سنگیالی حال نبی پور پیراں ڈاک خانہ کوٹ حسین خان تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹ ۱۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - حق مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے - اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد مجھے خدا نے بخشی - تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - العبد :- بقلم خود - مریم بیگم
گواہ شد :- محمد اسمٰعیل مدرس نبی پور پیراں -
گواہ شد :- محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب

۳۳۸۹ :- میں حسین بی بی والدہ محمد اکرم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری ساکن جھور چک ۱۱ ڈاک خانہ سانگلا ہل تحصیل و ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ ۱۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - زیور مالیتی پانصد روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اس کے علاوہ میری جائداد اور کوئی نہیں ہے - اگر کوئی اور جائداد مل گئی - تو بوقت وفات اس کے ۱/۵ حصہ کی قیمت بھی میں داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دونگی - انشاء اللہ - فقط - العبد :- حسین بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد :- محمد اکرم خان نمبردار چک جھور ۱۱ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد :- محمد حسین ولد علی محمد ساکن جھور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۳۶۱۸ :- منکہ شیخ احمد علی ولد شیخ اصغر علی صاحب قوم شیخ بھنڈاری پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن امین آباد ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۵ ۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے - میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے - اس وقت میری ماہوار تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ہے - لیکن اس وقت بعد وضع پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ مجھے لہ ۵۱ روپیہ ماہوار ملتے ہیں - علاوہ ازیں مجھے ماہوار ریلیونگ الاؤنس بھی ملتا ہے - جس کی تعیین نہیں کی جا سکتی - میں اپنی ساری ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اور وعدہ کرتا ہوں - کہ تا دم زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کرتا رہونگا - میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی - فقط -

العبد :- شیخ احمد علی ریلیونگ اسٹیشن ماسٹر راولپنڈی ڈویژن
گواہ شد :- ایم - اے ایاز سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ راولپنڈی
گواہ شد :- محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی -

۳۹۵۶ :- میں نذیر بیگم زوجہ شیخ احمد علی قوم ککے زئی عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان - ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - حق مہر ایک ہزار جو میرے شوہر کے ذمہ ہے - اور زیور قیمتی چھ صد پچاس روپیہ اور برتن ہائے خانگی قیمتی یکصد روپیہ - میں انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کرونگی - کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں

العبد :- نذیر بیگم بقلم خود
گواہ شد :- اصغر علی گورنمنٹ پنشنر خسر موصیہ ۲۰ ۵/۳۳
گواہ شد :- نبی بخش بقلم خود والد موصیہ از قادیان مہاجر

۳۹۰۵ :- منکہ سائیں عبد الکریم ولد غلام محی الدین قوم راتھر (کشمیری) پیشہ انجن ڈرائیور عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ ۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میں اس وقت انجن ڈرائیوری کا کام کرتا رہا ہوں - اور سال میں تقریباً نوے دن لگ جاتے ہیں - کیونکہ میں ٹھیکہ پر کام کرتا ہوں - اور تقریباً - /۱۵۰۰ روپیہ سال کی آمدنی ہو جاتی ہے - آمدنی کوئی یقینی نہیں - کبھی اس سے زیادہ بھی ہو جاتی ہے - اور کبھی اس سے کم بھی ہو جاتی ہے - سو اس سے میری آمدنی جس قدر بھی ہوا کرے گی - اس کا ۱/۱۰ ادا کر دیا کرونگا - اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے - صرف ایک انجن ہے - جس کی قیمت تقریباً - /۳۰۰ روپیہ ہوگی اور چھ سو روپیہ بطور نقد قرضہ لوگوں سے لینا ہے - میرے مرنے کے بعد جو میری ذاتی جائداد ثابت ہو - اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء پر واجب ہوگا - کہ انجمن کے حوالہ کر دیں آمدنی اور جو جائداد ثابت ہو - اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں - العبد :- مستری عبد الکریم بقلم خود -
گواہ شد :- مرزا احمد بیگ بقلم خود امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ
گواہ شد :- فضل احمد ولد نواب خان قوم جٹ تلونڈی عنایت خان حال وارد شہر سیالکوٹ -

۳۷۴۵ :- مسماۃ کریم بی بی زوجہ میاں خیر الدین مرحوم قوم شیخ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۰ ۹/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو - اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - زمین سکنی ۵ مرلہ واقعہ محلہ دار الفضل شرقی قادیان - جس پر ایک مکان خام تعمیر کردہ ہے - جس کی قیمت اندازاً یکصد روپیہ ہے - فقط

العبد :- نشان انگوٹھا - کریم بی بی موصیہ
گواہ شد :- نواب الدین کلرک آرسنل فیروزپور
گواہ شد :- فضل محمد بقلم خود - کلرک آرسنل فیروزپور پسر موصیہ

۳۹۰۴ :- حکہ علی محمد ولد مولا بخش قوم شیخ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کھماچوں ڈاک خانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان خام قیمتی تخمیناً ڈیڑھ سو روپیہ اور نقد مبلغ اڑھائی صد روپیہ کل مبلغ چار صد روپیہ کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس کے علاوہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت قریباً دس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی موجودہ جائداد مبلغ چار صد روپیہ کا دسواں حصہ مبلغ چالیس روپیہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دونگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۲۴ فروری ۱۹۳۳ء

العبد۔ علی محمد ولد مولا بخش نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ سندھی شاہ متصل کھماچوں سکنہ بنگہ

گواہ شد فضل اللہ احمدی بنگوی سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر

۳۷۷۶ میں مسماۃ صاحبہ بیگم زوجہ صاحبزادہ محمد سعید قوم سید عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قلعہ احمدیہ دیہ خود ڈاک خانہ سرائے نورنگ تحصیل لکی مروت ضلع بنوں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۸/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین تخمیناً ۵۰ کنال میرے خاوند کی میراث میں جو ابھی تک میرے دوسرے حصہ داران کے ساتھ تقسیم نہیں ہوئی۔ العبد۔ صاحبہ بیگم۔ گواہ شد۔ صاحبزادہ محمد ہاشم ابن موصیہ۔ گواہ شد۔ صاحبزادہ محمد طیب بقلم خود سرائے نورنگ بنوں

۴۰۰۴ :- میں فضل محمد ولد چوہدری فتح محمد خان مرحوم قوم راجپوت پنوار پیشہ ملازمت محکمہ کوآپریشن ساکن چنگا بنگیال ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۰ للعہ (بعد وضع کمی تنخواہ ۱۵ فیصدی) ہے۔ اس کے علاوہ موضع چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی اراضی زرعی و بنجر بھی ہے۔ اس وقت مشترکہ طور پر ہے۔ جس کے آٹھویں حصہ کا میں مالک ہوں۔ میں مندرجہ بالا تمام آمد و جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ

یوم التبلیغ ۲۲ اکتوبر کیلئے تبلیغی ٹریکٹ اور رسالے

ختم نبوت و صداقت مسیح موعود پر مختلف قسم ہر یک فی روپیہ ۲۵۰ عدد

تائید حق مؤلفہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم نہایت دلچسپ رسالہ فی روپیہ ۶ عدد

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو	فی روپیہ	۱۰ عدد
گورمکھی و ہندی ترجمہ	فی روپیہ	۵ عدد
چیلنج درباره امام الزمان دس ہزاری	فی روپیہ	۱۶ عدد
درثمین اردو مکمل	فی روپیہ	۱۶ عدد
پیشگوئی احمد بیگ	فی روپیہ	۱۰ عدد
الحجۃ البالغہ وفات مسیح پر جامع رسالہ	فی روپیہ	۸ عدد
حضرت صاحب کا خط بنام سر سید	فی روپیہ	۲۰ عدد

کتاب گھر۔ قادیان

ضرورت ناطہ

ایک تعلیم یافتہ سید زادی کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ اور صاحب حیثیت گھرانہ کا ہو۔ مزید حالات مجھ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ **مفتی محمد صادق ناظر امور خارجہ**

موسم سرما کی فائدہ مند تجارت

اس فرم کے کارکن احمدی ہیں
احمدیوں سے خاص رعایت بھی کی جاتی ہے

امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹ نیکٹائیں کمبل وغیرہ تھوک نرخ پر منگوا کر قلیل سرمایہ سے منفعت بخش تجارت کریں۔ محنتی شخص اس کام سے سرما کے تین چار ماہ میں سال بھر کی روزی آسانی سے پیدا کر سکتا ہے۔ مفصل لسٹ طلب کریں۔

محنتی ایجنٹ جو کمیشن پر کام کرنا چاہیں۔ جلد درخواست کریں۔

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز تھوک فروشان حبیب سرکل بمبئی

قابل توجہ احمدی اطباء

معزز برادران :- میں آپ کی توجہ ایک طبی برادری کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جس کا نام انجمن خادم الحکمت ہے جو نہایت محنت سے طبی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور جس کے **بانی حضرت استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ ہیں**۔ جن کی زیر نگرانی ایک نہایت وسیع دواخانہ جاری ہے آپ بھائیوں کا فرض ہے کہ ہمارے ساتھ رشتہ اتحاد قائم کریں اور اپنی ہر قسم کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم تمام قسم کی دیسی و انگریزی۔ ہومیوپیتھک ادویات کے علاوہ سمیات نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ ہماری قیمتیں دوکانداروں اور طبیبوں کی خاطر بہت کم ہیں۔ امید غالب ہے کہ آپ بھائی ہم کو خدمات کا موقع دینگے۔ مختصر فہرست سمیات پیش نظر ہے۔

سنکھیا سفید فی چھٹانک ۶/	تخم دھتورہ سیاہ فی چھٹانک ۲/
سنکھیا سیاہ سرمئی ۱۰/	سنکھیا سرخ فی چھٹانک ۱۲/
میٹھا تیلیا سفید و سیاہ فی چھٹانک ۴/	دارچکنا سفید ڈلی فی چھٹانک ۱۵/
سنکھیا دودھیا فی چھٹانک ۸/	ہڑتال ورقی درجہ اول فی تولہ ۶/
رسکپور فی چھٹانک ۱۰/	سنکھیا زرد۔ فی چھٹانک ۱۲/
	کچلا بڑا دانہ ۱/

نوٹ :- ہر ایک آرڈر میں یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ فلاں زہر فلاں مطلب کے لئے درکار ہے۔

المشتہر حکیم مختار احمد جنرل منیجر انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

ایک خانساماں کی ضرورت

ہمارے ایک معزز احمدی دوست کو ایک خانساماں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی کھانا پکانے میں مہارت رکھتا ہو۔ اس کو ابتدائی تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ اور زیادہ سے زیادہ ۳۰ روپیہ دی جائیگی علاوہ اس کے کھانا اور رہائش کا کوارٹر بھی ہوگا۔ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہوں۔ اور کر سکتے ہوں۔ وہ جلد اطلاع دیں۔ مگر یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان کی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب یا سیکرٹری یا کسی معزز احمدی کی تصدیق کے ساتھ آئے۔ بلا تصدیق درخواست

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہر ہٹلر کی پارٹی کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے نازی پارٹی کے سکرٹری نے ۳ اکتوبر کو برلن کے سرکاری اخبار میں ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ اب پارٹی کے ممبروں کی تعداد کتالیس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اس سال بیس لاکھ جرمن پارٹی کے ممبر بنے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ کے لئے پارٹی کی ممبری کا دروازہ یکم اپریل ۳۴ء تک بند کر دیا گیا ہے۔

جرمن گورنمنٹ کی طرف سے آئندہ ہر ایک جرمن کے لئے چار پشتوں تک اپنا شجرہ نسب جاننا لازمی قرار دیا گیا ہے گورنمنٹ کی اس کارروائی کا مقصد یہودیوں اور جرمنوں کے درمیان ازدواجی رشتوں کو روک کر جرمن خون کو خالص رکھنا ہے

آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈولفس پر ۳ اکتوبر کو اثنا میں جبکہ وہ ایک پولیٹیکل جلسہ میں شرکت کے بعد واپس جا رہے تھے۔ ایک شخص نے قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ آور کی گولیاں ان کی چھاتی اور بازو پر لگیں۔ انہیں فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اور حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

ریاست حیدر آباد کا بیزانیہ سر اکبر حیدری نے شہریار دکن کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ جس کو نہایت قابل اطمینان قرار دے کر کونسل کی رائے کے مطابق منظور کرتے ہوئے حضور نظام نے لکھا کہ "سر اکبر حیدری سے میری خوشنودی کا اظہار کیا جائے جنہوں نے موجودہ پستی کے زمانہ میں ایک کامیاب بیزانیہ مرتب کیا ہے"۔

رنگون میں ۳ اکتوبر کو رعد و برق کا قیامت خیز طوفان آیا۔ متعدد مکانات فرش زمین ہو گئے۔ سول ہسپتال کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ عمل جراحی کا کمرہ بجلی گرنے سے بالکل جل گیا۔

گورنمنٹ کالج لائل پور کو ۲ اکتوبر سے ڈگری کالج بنا دیا گیا ہے۔

شملہ سے ۲ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ حکومت ہند نے اسمبلی ہاؤس اکاموڈیشن کمیٹی کی یہ سفارش منظور کر لی ہے کہ ارکان اسمبلی کے کوارٹرز گزیٹڈ آفیسروں کے بنگلوں کی طرز پر تعمیر کئے جائیں۔ پہلے فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان کوارٹرز کی تعمیر پر زیادہ روپیہ صرف نہ کیا جائے لیکن چونکہ ارکان اسمبلی نے ان کوارٹروں پر زور دیا ہے اس لئے حکومت نے ان کی تجویز منظور کر لی ہے۔ اب مصارف کے ابتدائی تخمینہ سے غالباً ۱۴ فیصدی زیادہ صرف کیا جائے گا۔

حکومت صوبہ سرحد کے دفاتر ۳ اکتوبر کو نتھیا گلی میں بند ہو گئے۔ اور ۹ اکتوبر کو پشاور میں کھلیں گے۔

روس اور جرمنی کے درمیان نمائندگان جرائد کے اخراج کے تنازع کے سلسلہ میں دو روسی اخبار "ازوستیا" اور "پراودا" کا داخلہ جرمنی میں بند کر دیا گیا ہے۔

برطانیہ کی آمدنی اور مصارف کے سلسلہ میں لندن سے ۲ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ نصف سال کی آمدنی میں ملک کی مالی حالت میں بہت بہتری ظاہر ہوئی۔ آمدنی ۲۷ کروڑ ۷۵ لاکھ ۴۳ ہزار اور مصارف ۳۲ کروڑ ۳۴ لاکھ ۴۳ ہزار پونڈ میں موجودہ خسارہ ۴ کروڑ ۸۵ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ ہے جو گذشتہ سالوں کی نسبت سب سے کم ہے۔

نواب صاحب بہاولپور ۵ اکتوبر کو عازم انگلستان ہوئے۔ آپ کا مقصد بچوں کے تعلیمی انتظامات کی تکمیل ہے دسمبر میں واپس آجائیں گے۔

جاپان اور ہندوستان کے درمیان موجودہ تجارتی معاہدہ کو عارضی طور پر جاری رکھنے کے لئے جاپان گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کی بعض تجاویز منظور کر لی ہیں۔

ہوانا میں ۳ اکتوبر کو شدید خانہ جنگی ہوئی۔ جس سے ایک سو اشخاص ہلاک اور دو سو مجروح ہو گئے۔

دربھنگہ ڈسٹرکٹ میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

مدراس سٹی بم کیس کا ایک ہندو ملزم پریم پرکاش جسے عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔ ۳ اکتوبر کی شام کو بیلاری (مدراس) کے سنٹرل جیل سے فرار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا پنجابی انقلاب پسند بھی فرار ہو گیا۔ پولیس تلاش کر رہی ہے

بمبئی میں فروخت کے لئے جاپان سے سات ہزار ٹن چاول پہنچے ہیں۔ جس سے مقامی چاول مارکیٹ میں بڑی بےچینی پھیل گئی ہے۔ علاوہ ازیں رنگون کی منڈی میں ابھی سات لاکھ ٹن چاول ایسے پڑے ہیں جنہیں تجارت برآمد میں بھیجنے کے لئے انتظار کی جا رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برما کے چاولوں کو بہت نقصان پہنچے گا۔

برما کی علیحدگی کے متعلق لنڈن سے ۴ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اگرچہ یہ مسئلہ ابھی تک جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے نہیں آیا مگر اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ برما کا ہندوستان سے کسی قسم کا تعلق نہ رہے اور برما کا صوبہ ہندوستان سے علیحدہ ہو جائے۔

امرتسر میں ۳ اکتوبر کو بازار بھا بڑیاں چوک بابا اٹل میں ایک بنئے کے مکان سے جو گنجان آبادی میں ہے کسی شخص نے چار سو تولہ سونا اور بہت سی نقدی چرا لی۔ ابھی تک چوری کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

پنڈت مدن موہن مالویہ کے متعلق الہ آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ ملک کی موجودہ صورت حالات سے کچھ مایوس سے نظر آتے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ قومی زندگی کی جگہ فرقہ پرستی حاصل کرتی جاتی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ انفرادی سول نافرمانی کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہو سکتی اور نہ ہی پنڈت جواہر لال نہرو کا پروگرام جو وہ پیش کرنا چاہتے ہیں ملک کو کسی قسم کا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ آپ نے کہا یہ پروگرام ملک کی سیاسی جماعتوں میں پہلے سے بھی زیادہ تفریق پیدا کر دیگا۔

لیجسلیٹو اسمبلی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مرکزی حکومت کے تمام شعبہ جات کے نام ایک گشتی مراسلہ جاری ہوا ہے جس میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۳ نومبر سے نئی دہلی میں شروع ہو گا۔

کسانوں کے متعلق جرمنی میں ایک نیا قانون وضع ہوا ہے جس میں کسانوں کو امتیازی جماعت اور جرمنی کے لوگوں کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیا گیا ہے۔ ہر ہٹلر نے اس قانون پر دستخط کر دئے ہیں۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کا دوسرا اجلاس ۳ اکتوبر سے ہاؤس آف لارڈز میں شروع ہو گیا۔

پنجاب کونسل کی میعاد میں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء سے ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

پشاور سے ۴ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ صرف ماہ اگست میں صوبہ سرحد میں ۵۶ قتل ہوئے

حکومت افغانستان کے متعلق افواہ ہے کہ اس نے سردار عبدالہادی سابق سفیر افغانستان متعینہ برلن و حال وزیر بلدیات کو قتل کرا دیا ہے۔ سرکاری طور پر اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔

مدناپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر برج کی موت سے جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر مسٹر بی جے گرفتھس آئی۔ سی۔ ایس کو عارضی طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ۴ اکتوبر کو شہر کے کچھ حصوں میں سرخ اشتہارات چسپاں پائے گئے۔ جن پر لکھا تھا۔ کہ مدناپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بغیر ہی رہے گا۔

ڈھاکہ کے ہندوؤں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ بلاتاخیر وہ ہر اس آدمی کی آمد کی اطلاع پولیس میں دیا کریں۔ جو ان کے ہاں اگر ۲۴ گھنٹوں سے زائد مہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی